بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجرت طے کیے بغیر ڈیکوریشن کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید ڈیکوریشن کا کام کرتا ہے اور اس کام میں استعمال ہونے والا تمام سامان زید کی ذاتی ملکیت ہے، جس کے ذریعے زید مختلف محافل میں اسٹیج کی ڈیکوریشن اور شادیوں میں مسہری وغیرہ سجانے کا کام کرتا ہے، اس کام میں ڈیزائن اور کام کی نوعیت کے اعتبار سے اجرت مختلف ہوتی ہے اور وہ عام طور پر پہلے ہی طے کر لی جاتی ہے۔ البتہ بعض اوقات کسٹمر کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کام شروع کر دیں، اجرت کا بعد میں کر لیں گے، حالانکہ تجربہ یہی ہے کہ بعد میں اجرت سے متعلق بحث و تکرار بڑھ جاتی ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کسٹمر کے کہنے پر پہلے اجرت طے کیے بغیر اس طرح ڈیکوریشن کا کام کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب

صورتِ مسئولہ میں پہلے اجرت طے کیے بغیر ڈیکوریشن کا کام کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، کیونکہ اجارہ کے عقد میں دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ اجرت کا معلوم اور متعین ہونا بھی ضروری ہے، اگر کسی بھی طرح سے اجرت طے نہ ہو، تو عقدِ اجارہ فاسد ہو جاتا ہے جو کہ ناجائز و گناہ ہے اور شرعاً ایسے فاسد عقد کو ختم کرنا بھی لازم ہوتا ہے۔ لہٰذا اجرت طے کیے بغیر کام کرنا، جائز نہیں، بلکہ زید پر لازم ہے کہ کام کی نوعیت، ڈیزائن اور دیگر ضروری تفصیلات کے ساتھ پہلے ہی اجرت بھی باہمی رضامندی سے طے کر لے، تاکہ بعد میں کسی قسم کا اختلاف و نزاع پیدا نہ ہو۔

اجارے میں اجرت سے متعلق حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: ”أن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نھی عن استئجار الأجیر حتی یبین أجرہ“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اجیر کو اجرت بتائے بغیر اجارہ پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسند احمد، جلد 18، حدیث 11649، صفحہ 193، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

اجارہ کے شرعاً درست ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ اُجرت معلوم ہو۔ چنانچہ مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے: ”یشترط ان تکون الاجرۃ معلومۃ“ ترجمہ: صحتِ اجارہ کی ایک شرط یہ ہے کہ اُجرت معلوم ہو۔ (مجلۃ الاحکام العدلیہ، صفحہ 86، مطبوعہ کراچی)

اگر اجارہ میں اجرت معلوم نہ ہو، تو اجارہ فاسد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”کل جھالۃ تفسد البیع تفسد الإجارۃ من جھالۃ المعقود علیہ أو الأجرۃ أو المدۃ لما عرف أن الجھالۃ مفضیۃ إلی المنازعۃ والأصل قولہ علیہ الصلاۃ و السلام: "من استأجر أجیرا فلیعلمہ أجرہ" شرط أن تکون الأجرۃ معلومۃ کما شرطہ في البیع“ ترجمہ: ہر وہ جہالت جو بیع کو فاسد

کردیتی ہے اجارے کو بھی فاسد کردیتی ہے، جیسا کہ معقود علیہ، اجرت یا مدت کی جہالت، کیونکہ یہ معلوم ہے کہ جہالت جھگڑے کی طرف لے جاتی ہے اور اس میں اصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جس نے کسی اجیر کو اجارے پر رکھا، تو اسے اس کی اجرت بتا دے۔ اجرت کا معلوم ہونا شرط ہے جیسا کہ بیع میں شرط ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، ج2، ص57، مطبوعہ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "اجارہ جو امر جائز پر ہو وہ بھی اگر بے تعینِ اجرت ہو، تو بوجہِ جہالت اجارہ فاسدہ اور عقد حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ529، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اجارہ فاسدہ سے متعلق سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "اجارہ فاسدہ معصیت ہے اور معصیت کا ازالہ (ختم کرنا) فرض۔" (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ346، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: GUJ-0189

تاریخ اجراء: 01 ربیع الثانی 1448ھ/14 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net